ابنِ امیر شریعت
سید عطاء المحسن بخاری
رحمتہ اللہ علیہ

عید کی حقیقی خوشیاں

خوشی کے دن خوشی کی راتیں لوٹ لوٹ کر آتی ہیں، دلوں کو لبھاتی ہیں اسی کا نام عید ہے اور اس عید کو سویوں والی عید بھی کہتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس دن فرشتوں کے سردار اپنے لاؤ لشکر سمیت ملکوتی صفات سے مرصع زمین کو زینت بخشتے ہیں اور اس کی رونقوں میں ہزاروں گنا اضافہ کرتے ہیں۔ چوراہوں، موڑوں اور راستوں پر چلنے والے روزہ داروں، قرآن خوانی کرنے والوں، رمضان کی مقدس راتوں کو جاگنے والوں، تہجد میں قرب الٰہی کی ساعتوں میں اپنے اور امت کیلئے بخشش مانگنے والوں پر مبارکباد کے ڈونگرے برساتے ہیں۔ اللہ کی رضا، مغفرت، رحمت، آگ سے آزادی کا مژدہ جانفزا سناتے ہیں ایسے لوگوں کو اجر آخرت کے بے مثال تحفے کی بشارتیں دیتے ہیں۔ لیلتہ القدر کی تلاش میں فکر مند رہنے والوں کو ابدی راحتوں کا سندیسہ دیتے ہیں۔ یہ سندیسہ ایسے خوش بخت لوگوں کو ملتا ہے۔ اطاعت واتباع جن کے خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ بندگی جنہیں راس آ جاتی ہے، خواہشیں، لذتیں اور شہوتیں دفن کرنے کا سلیقہ جنکی خو بن جاتا ہے۔

کوئی لبرل، کوئی سیکولر، کوئی فری تھنکر اور آوارہ خرام یہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا..... جب تک یہ جسمانی زندگی، یہ دنیاء فانی، یہ عارضی حیات ہے تو اسکی بہاریں رنگ بکھیرتی رہیں گی۔ اسکے حسین رنگ خوبصورتی میں اضافہ کرتے رہیں گے، حیات تازہ کا پیغام دیتے رہیں گے۔ خوشی، اچھا لباس پہننے، اچھی خوراک کھانے، اچھے مکان میں رہنے کا نام نہیں۔ گانے بجانے، ناچنے اچھل کود اور آوارگی، مست خرامی، گھوما گھامی کا نام نہیں۔ یہ تو کفار و مشرکین کی علامتیں ہیں۔ یہ ان کی ثقافت ہے، کافروں کا کلچر ہے، مشرکین کی سولائزیشن ہے۔ مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت دنیا بھر کی قوموں سے منفرد ہے۔ ممتاز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو اہل مدینہ کی اچھل کود دیکھ کے فرمایا: " یہ کیا ہے؟" مدینہ والوں نے عرض کی کہ یہ ہماری عید ہے اور یہ خوشیوں کا حاصل ہے۔ اللہ کے عظیم الشان نبی نے فرمایا: " ہمیں اللہ نے اس سے بہتر عید عطا فرمائی ہے جس میں عباداتی غلبہ بھی ہے اور فرحت و انبساط بھی ہے۔ دین کا کمال ہی یہ ہے کہ دین نے ہمیں زندگی کی تمام جائز لذتوں، فرحتوں، راحتوں اور خوشیوں سے لطف اٹھانے کا مکمل حق دیا ہے۔ حیوانیت کا بت لذتیت پاش پاش کیا ہے۔ کفارو مشرکین جیسی سولائزیشن اور طرز زندگی پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ انہی پابندیوں کی اطاعت و قبولیت ہی عبادت ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص، سعادتمند ہے وہ

معاشرہ، جو اپنی خوشیوں کو بھی عباداتی اداؤں سے مزین کرتا ہے۔ اللہ سے تعلق نہیں توڑتا، شیطانی اعمال میں غوطہ زن نہیں ہوتا بلکہ اللہ رحمن و رحیم کو خوش کرتا ہے۔ شیطان کی خوشیوں کو دوبالا نہیں کرتا، نافرمانیوں کے گندے جوہڑ میں ڈبکیاں نہیں کھاتا، لوگوں کو دعوت گناہ نہیں دیتا، گناہ کے کاموں پر مال خرچ کر کے شیطان کا بھائی نہیں بنتا۔ اللہ پاک نے ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے۔ یہ شیطان کے بھائی ہی تو ہیں جو پورے ملک میں شیطانی صفتوں کو پھیلانے میں مشغول ہیں۔ لوگوں کی ناموس لوٹتے ہیں۔ ان کی عزت و آبرو نوچتے ہیں، انسانی جانوں کو بھنبھوڑتے ہیں اور اپنی ابلیسی خواہشات کی تکمیل کیلئے عصمتیں تار تار کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کا بہت بڑا حادثہ یہ ہے کہ ایسے موذی ہی اقتدار کے حاشیہ نشین بھی ہوتے ہیں، ایسے افراد ہی ترقیوں کی منزلیں بھی طے کرتے ہیں، سرکاری خزانے پر شبخیں مارتے ہیں اور نبوی اقدار کا خون کرتے ہیں، معاشرے میں فساد پیدا کرتے ہیں۔ ایسے خبیث و بد خصلت لوگوں سے اللہ اپنی پناہ میں رکھے (آمین) اس ملک کو ان کے ناپاک سائے سے بچائے۔ پاکستان، پاک تبھی ہوگا جب ایسے ناپاک، ناہنجار و ناہموار وطن کی بھینٹ چڑھا دیئے جائیں گے۔

عید کے دن ایک اہم کام یہ ہے کہ ہم اپنے بے سرو سامان بھائیوں، بے حیثیت ہم وطنوں کو بھی خوشیاں مہیا کریں۔ ان کو راحتوں سے آشنا کریں، ان کے غم و اندوہ کو مسرتوں سے روشناس کریں، ان کے دل کو کیف و سرور کی دھڑکنیں عطا کریں، ان کے معاشرتی بوجھ کم کریں، ان کو معاشرے کا باعزت فرد بنائیں، ان کیلئے جینا آسان کریں، ان پر رحم کریں تاکہ عرش بریں سے ہم پر رحمتیں چھم چھم برسیں۔ تو پھر ہماری عید انسانی و روحانی ناطے سے بہت بڑی عید ہے۔ خوشیوں بھری عید، پُر بہار عید ہے۔ ایسی عید منانے والوں کو بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔

زندگی کی بہار تم دیکھو
عیش لیل و نہار تم دیکھو
ایک ہی عید پر ہے کیا موقوف
ایسی عیدیں ہزار تم دیکھو

نبی کریم رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک یادگار واقعہ معاشرے کیلئے قانون کی حیثیت رکھتا ہے کہ عید کے دن آپ راستہ سے گزر رہے تھے کہ ایک بچہ روتا دیکھا، فرمایا بیٹا کیوں روتے ہو؟ بچے نے عرض کیا میرا باپ نہیں ہے۔ آپ نے اس بچے کو اٹھایا اور اپنے کندھے پر سوار

(بقیہ ص ۴۵ پر)